خیرالاصول فی حدیث الرسول

مخدوم العلماء حضرت مولانا خیرمحمد صاحب جالندھری قدس سرہ العزیز

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم

استاذ العلماء حضرت مولانا خیرمحمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''خیرالاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' فن اصول حدیث میں اساسی حیثیت رکھتی ہے، جس کے پیش نظر وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق تمام مدارس (بنین وبنات) میں اس کی تدریس لازمی ہے۔ وفاق کی نصاب کمیٹی کے ایک اجلاس میں ''خیرالاصول'' کی افادیت بڑھانے کے لیے درس نظامی میں محدثین احناف کی کتب اوران کے مؤلفین کا مختصر تعارف بطور ضمیمہ مرتب کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ چناں چہ نصاب کمیٹی کے گذشتہ اجلاس میں یہ ضمیمہ پیش کردیا گیا، جس کی تمام اراکین نے تائید کی اور فیصلہ کیا کہ اس ضمیمہ کی تدریس بھی ''خیرالاصول'' کی طرح لازمی قراردی جائے، نیز ملک بھر کے جواشاعتی ادارے ''خیرالاصول'' شائع کرتے ہیں، ان سے کہا جائے کہ وہ آئندہ اس کی اشاعت ضمیمہ کے ساتھ کریں۔

مسند امام اعظم رحمہ اللہ:

اس کتاب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایات اکٹھی کی گئی ہیں۔ جن کے بارے میں اسماءِ رجال کے امام علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کئی دفعہ زیارت کی جب کہ وہ کوفہ تشریف لاتے تھے۔ اس کتاب میں سات روایات ایسی ہیں کہ جن میں امام صاحب رحمہ اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف ایک صحابی کا واسطہ ہے جن کو وحدانیات کہا جاتا ہے، اکثر ثنائی یا ثلاثی ہیں اور بعض اگر رباعی بھی ہیں تو بھی وہ سارے راوی خیرالقرون کے ہیں۔ جو زبانِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے وصفِ خیر سے موصوف ہیں۔

سراج الامۃ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (پیدائش ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ):

حضرت مولانا ظفر احمد عثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام صاحب رحمہ اللہ اپنے زمانے میں تمام لوگوں پر تابعیت کی فضیلت حاصل کرنے والے تھے اور پھر بائیس محدثین سے ان کی تابعیت کے اَقوال نقل کیے ہیں۔ خلف بن ایوب رحمہ اللہ

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچا، ان سے ان کے صحابہ کی طرف اور صحابہ کرام سے تابعین تک اور تابعین سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگردوں تک پہنچا۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں علم سے مراد قرآن وحدیث کا علم ہوتا تھا۔ عبداللہ بن داؤد خریبی فرماتے تھے کہ مسلمانوں پر اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے لیے دعائیں مانگنا واجب ہے کیونکہ انہوں نے احادیث اور فقہ کو لوگوں کے لیے محفوظ کیا (مقدمہ اعلاء السنن)۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حماد کو انما الاعمال بالنیات وغیرہ پانچ احادیث لکھ کر وصیت کی کہ ان پر عمل کرنا، میں نے پانچ لاکھ احادیث میں سے یہ پانچ احادیث تیرے لیے منتخب کی ہیں (وصایا) مولانا عثمانی رحمہ اللہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی ایک عبارت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ایسے حافظ الحدیث ہیں جن کی تعدیل کی گئی ہے، علم نبوی کے اٹھانے والے ہیں، احادیث کی تصحیح، تضعیف اور راویوں کی توثیق وتجریح میں ان کے اجتہاد کی طرف رجوع کیا جاتا ہے (مقدمہ اعلاء السنن)

موطا امام محمد رحمہ اللہ:

یہ موطا امام مالک ہی کا ایک نسخہ ہے جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدیث دہلوری رحمہ اللہ سے مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ نے موطا امام محمد کے مقدمہ میں پندرھواں نسخہ یہی بتایا ہے (ص ۱۹) پھر مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمہ اللہ نے موطا کی شروحات میں دو شرحیں موطا بروایۃ محمد کے نام سے ذکر کی ہیں:...... (۱) علامہ ابراہیم بیری زادہ کی شرح اور...... (۲) ملاعلی قاری ثم المکی کی شرح (تعلیق المجد ص ۲۵، ۲۶) نیز ۱۳۸۲ھ میں عبدالوہاب عبداللطیف استاذ الحدیث جامعہ ازہر مصر کی تعلیق وتحقیق سے المکتبۃ العلمیہ نے جو موطا شائع کیا اس کا نام ہی ''موطا الامام مالک روایۃ محمد بن الحسن الشیبانی'' ہے، تو جب یہ نسخہ موطا امام مالک کا ہے تو جو فضائل موطا امام مالک کے ہیں وہی اس کے ہوں گے۔ موطا امام مالک جب مقبول کتب کی پہلی قسم سے ہے تو موطا امام محمد بھی پہلی قسم ہی سے ہوگا، البتہ یحییٰ بن یحییٰ کے مشہور نسخہ میں اہل حجاز کا مسلک تھا تو امام محمد رحمہ اللہ نے اہل عراق کے مذہب کو بھی ترجیح کے طور پر ذکر کردیا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، عمر، علم اور مرتبہ کے اعتبار سے بڑے ہیں کیونکہ تابعی ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ تابعی نہیں، اس لیے حنفی مسلک کو ذکر کرنے سے اس کتاب کے مرتبہ میں اضافہ ہوگا نہ کمی۔

امام محمد رحمہ اللہ (پیدائش ۱۳۲ھ وفات ۱۸۹ھ):

آپ نادرۃ الزمان، بحر العلوم، حافظ الحدیث، فقیہ عالم تھے۔ آپ فقہ اور حدیث دونوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

کے شاگرد ہیں نیز آپ نے حدیث سفیان ثوری رحمہ اللہ، قیس بن الربیع، عمر بن ذر، مسعر بن کدام سے پڑھی اور شام میں امام اوزاعی وغیرہ سے اور مدینہ میں امام مالک رحمہ اللہ سے حدیث پڑھی۔ آپ سے حدیث پڑھنے والے امام شافعی رحمہ اللہ، ابوعبید القاسم بن سلام، ہشام بن عبیداللہ، ابوسلیمان الجوز جانی اور یحییٰ بن معین وغیرہ ہیں۔ دار قطنی نے الثقاۃ الحفاظ کی جماعت میں ان کا ذکر کیا ہے۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ جب امام محمد رحمہ اللہ لوگوں سے امام مالک کی سند سے احادیث بیان کرتے تو ان کا گھر بھر جاتا اور حدیث سننے والوں کے لیے جگہ تنگ ہو جاتی۔ ابو عبید فرماتے تھے کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے بڑا کتاب اللہ کا عالم نہیں دیکھا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ نے یہ دقیق مسائل کہاں سے لیے؟ تو انہوں نے کہا کہ امام محمد بن الحسن کی کتابوں سے (ملخص مقدمہ اعلاء السنن)

شرح معانی الآثار:

علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی سنن ابی داؤد، جامع الترمذی، سنن ابن ماجہ جیسی کتابوں پر ترجیح تو ایسی ظاہر ہے کہ کوئی عقلمند اس میں شک وشبہ نہیں کرسکتا۔ اس میں جاہل یا متعصب ہی شک کرسکتا ہے۔ اس کے مصنف محدث بھی ہیں، فقیہ بھی اور اسماءِ رجال کے ماہر بھی ہیں۔ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں کہ یہ فقہاء اور محدثین کا اصول ہے کہ فقیہ جب کسی حدیث سے استدلال کرلے تو وہ استدلال اس حدیث کی تصحیح شمار ہوتا ہے۔ اس لیے جن احادیث کو امام محمد رحمہ اللہ یا امام طحاوی رحمہ اللہ نے بطور استدلال ذکر کیا ہے وہ روایات ان کے نزدیک صحیح ہیں اگر کوئی دوسرا محدث ان کو ضعیف کہے تو اس کا اجتہاد ان کے خلاف دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ایک مجتہد کا اجتہاد دوسرے کے خلاف حجت نہیں ہوتا۔ (مقدمہ اعلاء السنن)

امام طحاوی رحمہ اللہ (پیدائش ۲۲۹ھ وفات ۳۲۱ھ):

علامہ شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظ الحدیث محدثین میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں (هو) **الامام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة**، نیز فرماتے ہیں کہ محدث ابن یونس فرماتے تھے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ ثقہ، ثبت، فقیہ عاقل تھے۔ اپنے بعد انہوں نے اپنی مثل نہیں چھوڑی۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ امام طحاوی تمام فقہاء کے مذاہب کو جاننے والے تھے (الحاوی)۔

آثار السنن:

منکرینِ تقلید نے جب احادیثِ متعارضہ میں سے ایسی روایات کو عوام میں پھیلانا شروع کیا جو فقہ حنفی کے

خلاف تھیں، اور مسئلہ فقہ حنفی کا ذکر کرتے اور حدیث اس کے مقابل حدیث وہ ذکر کرتے جو شوافع کا مستدل ہوتی تاکہ عوام فقہ حنفی کو حدیث کے خلاف سمجھیں تو ضرورت تھی کہ احناف کے دلائل بھی عوام میں پھیلائے جائیں اس ضرورت کے لیے آثار السنن میں ۱۱۱۴/ اَحادیث اس طرح جمع کردیں کہ فریقِ مخالف کے دلائل کے بعد اپنے دلائل ذکر کردیے تاکہ پتا چلے کہ اصل میں یہ مسائل احادیثِ متعارضہ کی وجہ سے اجتہادی ہیں، رفعِ تعارض کے لیے ہر مجتہد نے اپنے اپنے اصولوں کے مطابق بعض احادیث کو بعض پر ترجیح دی ہے۔ لیکن مولف چونکہ حنفی ہیں اس لیے مستدلات احناف کو راجح قرار دیا تاکہ احناف کے خلاف پروپیگنڈا ختم ہوجائے۔

علامہ ظہیر احسن رحمہ اللہ وفات ۱۳۲۵ھ:

عظیم آبادی کی بستی نیمی میں پیدا ہوئے اس لیے ان کو نیموی کہا جاتا ہے لکھنو میں مولانا عبدالحیٔ لکھنوی وغیرہ علماء سے علم حاصل کیا۔ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کے مرید تھے۔ ایک دفعہ آپ نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ سر پر اٹھایا ہوا ہے جس کی تعبیر یہ دی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو آپ اٹھائیں گے۔ اس کے بعد خوب کوشش کرکے علم حدیث میں مشغول ہوگئے۔ مولانا عبدالحیٔ حسنی فرماتے ہیں کہ علامہ نیموی حدیث، اسماء رجال، نقد حدیث، علل حدیث اور طبقاتِ حدیث کی معرفت میں بہت دقیق النظر اور وسیع اطلاع رکھنے والے تھے (نزہۃ الخواطر)

ارشاد حضرت اقدس مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

تعلق مع اللہ...... فرمایا: تعلق مع اللہ بڑی دولت ہے۔ جب بندہ کا اللہ تعالیٰ سے صحیح معنی میں تعلق پیدا ہوجاتا ہے تو اس کو فکر آخرت پیدا ہوجاتی ہے۔ اللہ کے سوا پھر اسے کسی سے اندیشہ نہیں ہوتا، اسے پھر جان و مال کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اسی تعلق کو جوڑنے کے لیے انبیاءِ کرام دنیا میں تشریف لائے۔ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوا، تاکہ تعلق مع اللہ کا سلسلہ قائم رہے، اور یہ تعلق مع اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا نام ہے۔

عالم کی مثال...... فرمایا: عالم بے عمل کی مثال پارس پتھر کی سی ہے، جو لوہے کو تو سونا بنادیتا ہے مگر خود پتھر ہی رہتا ہے۔ اسی طرح عالم بے عمل دوسروں کو تو راہ دکھا دیتا ہے مگر خود اس راہ پر نہیں چلتا...... لیکن اس کے باوجود قابل احترام ہے، کیوں کہ عالم ہے۔ (بحوالہ: آثار خیر)